



اتنے میں پڑوس کے گھر کے داداجی آئے۔
داداجی نے دیبا کو گانے کی آواز کم کرنے
کے لیے کہا۔ ان کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض
تھا۔

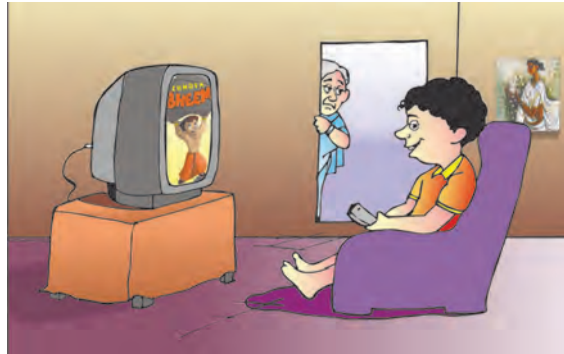
۲



۱

دیبا کی سالگرہ تھی۔ اس نے اپنی سہیلیوں کو
گھر مدعو کیا تھا۔ ان کے آنے پر دیبا نے
اوپنی آواز میں گانے بجانا شروع کیے۔
سب ہنس بول رہے تھے۔

۳
دیبا کے گھر میں ہونے والی اوپنی آواز
کی وجہ سے داداجی کے دل کی دھڑکن
بڑھ گئی اور انھیں تکلیف ہونے لگی
تھی۔ داداجی کو تکلیف نہ ہو اس لیے
دیبا نے فوراً گانے کی آواز کم کر دی۔



..... اور اسے غلطی کا احساس ہو گیا!

راحیل کی دادی اتناں روزانہ اس کے اسکول سے آنے کا انتظار کرتی تھیں۔ اسکول سے گھر آنے پر اسے کھانا دیتی تھیں۔
اسکول میں کیا کیا ہوا اس کے بارے میں پوچھتی تھیں۔ راحیل اپنی دادی اتناں سے بات کرنے میں بیزارگی محسوس کرتا۔ وہ سوچتا
کہ کب کھانا ختم ہوا اور وہ ٹی وی پر کارٹون شو دیکھے۔ راحیل ٹھیک سے بات نہیں کرتا تو دادی اتناں کو بہت برا لگتا۔ دادی کو اُداس
دیکھ کر اُمی اور ابو کو بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ ایک دن ابو نے راحیل کو اس کے غلط رویے کا احساس دلایا۔ تب سے راحیل نے دادی
اتناں سے گفتگو میں ٹال مٹول کرنا بند کر دیا۔ وہ دادی اتناں سے محبت سے بات چیت کرنے لگا ہے۔



ان دونوں واقعات کے بارے میں جماعت میں گفتگو کیجیے۔

- کیا آپ جانتے ہیں کہ دیبا اور راحیل کی کیا غلطی تھی؟
- انھوں نے اپنی غلطی کس طرح سدھاری؟
- کیا آپ کے گھریا پڑوس میں کوئی ضعیف شخص رہتا ہے؟
- آپ کس کس طرح ان کی مدد کریں گے؟

ہم تمام کے گھروں یا رشتہ داروں میں ضعیف انسان ہوتے ہیں۔ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ ہم سے لاڈ پیار سے پیش آتے ہیں لیکن وہ ہماری طرح بھاگ دوڑ نہیں کر سکتے۔ دکان سے دوا یا سامان لا کر دینا، اونچی جگہ رکھی ہوئی چیزیں نکال کر دینا، سوئی میں دھاگا پرونا جیسے چھوٹے چھوٹے کام ہوتے ہیں۔ وہ ہم وقت پر کر دیں تو ان کی مدد ہو جاتی ہے۔ بلند آواز میں ٹی وی یا گانے بجانے سے ان کو کبھی کبھی بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ خوب شور ہو تو انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے وقت ہمیں آواز کم کرنا چاہیے۔

اکثر اوقات دادا اور دادی دن بھر گھر پر رہتے ہیں۔ اپنے بچوں اور پوتے پوتیوں سے بات کرنا ہی ان کا واحد مشغلہ ہوتا ہے۔ ان کے پوتا پوتی یا نواسا نواسی اسکول جا کر کیا کرتے ہیں یہ جاننے کے لیے وہ بے چین رہتے ہیں۔ ہمارے تعلق سے وہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ ایسے وقت ہم ان سے محبت سے بات کریں تو انھیں خوشی ہوتی ہے۔



گھریا پڑوس میں مریض ہو تو آپ کیا کریں گے؟

آپ کو جو صحیح محسوس ہوتا ہے اس کے سامنے ✓ نشان لگائیے۔ جو صحیح محسوس نہیں ہوتا اس کے آگے × نشان لگائیے۔

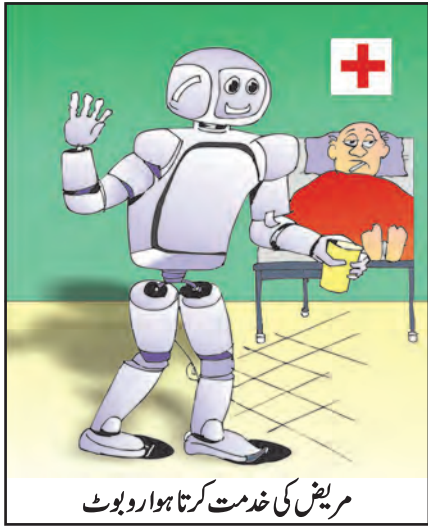
	مریض کو وقت بے وقت ملنے کے لیے جائیں۔
	مریض کو وقت پر دوا دیں۔
	مریض کو کھانے کے لیے تلی ہوئی چیزیں دیں۔
	مریض کو غیر ضروری مشورہ نہ دیں۔
	مریض کو وقت پر کھانا کھلائیں۔
	مریض کے کمرے میں بلند آواز میں ٹی وی دیکھیں۔
	مریض کو ڈاکٹر کو پوچھنے کے بعد ہی نہلائیں۔
	بہتر محسوس کرنے پر بغیر ڈاکٹر سے پوچھے دوا دینا فوراً بند کر دیں۔

ہم سب کی خواہش ہوتی ہے کہ مریض جلد از جلد اچھا ہو جائے۔ اس کے لیے ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق اس کی دیکھ بھال کریں۔ معمولی تکلیف میں ابتدائی طبی امداد دے کر مریض کو دوا خانہ یا ابتدائی طبی مرکز لے جائیں۔ گنڈے تعویذ، جھاڑ پھونک یا تنتر منتر وغیرہ پر انحصار نہ کریں۔ ڈاکٹر سے بروقت علاج کروائیں۔

مخصوص ضرورت مند افراد کے تئیں میری ذمہ داری

ہم میں سے چند لوگ پیدائشی بیماری یا کسی حادثے کی وجہ سے جسمانی طور پر معذور ہو جاتے ہیں۔ ایسے افراد کو عوامی مقامات پر آنے جانے میں کئی رکاوٹوں اور وقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے انھیں مخصوص سہولتوں اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



مریض کی خدمت کرتا ہوا روبوٹ

دنیا کے کچھ ممالک کے چند اسپتالوں میں اب مریضوں کی خدمت اور تیمارداری کے لیے روبوٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا روبوٹ سے خدمت لینے میں مزہ آئے گا؟ کیا آس پاس لوگ نہ ہونے سے اکتاہٹ نہ ہوگی؟

کیا آپ جانتے ہیں؟



ہمارے ملک سے پولیو کا خاتمہ کرنے میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) نے اس کے لیے ہمارے ملک کی تعریف کی ہے۔ گزشتہ کئی برسوں سے 'پولیو خاتمہ مہم' جاری رہنے سے ہمارا ملک پولیو پر قابو حاصل کر پایا ہے۔
• 'دو بوند زندگی' کے یہ جملہ کس کے متعلق ہے؟ اس کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں



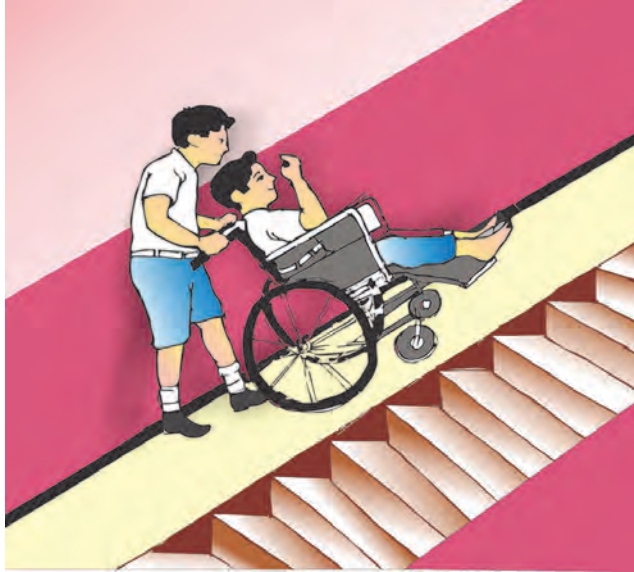
جماعت کے تمام طلبہ کے دو گروہ بنائیے۔ گروہ 'الف' کے طلبہ کی آنکھوں پر پٹی باندھیے۔ گروہ 'ب' کے طلبہ کی آنکھوں پر پٹی نہ باندھیں۔ دونوں گروہ کے ایک ایک طالب علم کی جوڑی بنائیں۔ ہر جوڑی جماعت سے اسکول کے گیٹ تک جائے گی۔ وہاں پہنچ کر گروہ 'الف' کے طلبہ کی آنکھوں پر بندھی پٹی کھول دیں اور گروہ 'ب' کے طلبہ کی آنکھوں پر پٹی باندھیں۔ اب دونوں گروہ واپس جماعت میں آجائیں۔

• آنکھوں پر پٹی باندھ کر چلنے میں کیا دقت ہوتی ہے؟

• آنکھوں پر پٹی ہونے سے کیا آپ ہمیشہ کی طرح تیز چل سکتے؟

• آپ کی آنکھوں پر پٹی نہ تھی تو کیا آپ اپنے ساتھی کے لیے ٹھہرتے تھے یا اسے پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے تھے؟

• آپ کا ساتھی آپ کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائے تو آپ کو کیسا محسوس ہوگا؟



ریمپ

آپ نے راستے پر ہاتھ میں سفید چھڑی لے کر چلتے ہوئے نابینا شخص کو دیکھا ہوگا۔ سفید چھڑی کی مدد سے نابینا شخص عوامی مقامات پر آسانی سے چل پھر سکتا ہے۔ کچھ عمارتوں میں لفٹ کے قریب منزل کے نمبر بریل طرزِ تحریر میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی کی بھی مدد کے بغیر ایسی عمارتوں میں نابینا افراد کسی بھی منزل پر جا سکتے ہیں۔ ووٹنگ مشین پر بریل کی سہولت ہونے کی وجہ سے نابینا افراد بھی دوسروں کی طرح خفیہ رائے دہی کر سکتے ہیں۔

اسکول، کالج اور کچھ عمارتوں میں آپ نے سیڑھیوں سے متصل ڈھلوان راستہ بنا ہوا دیکھا ہوگا۔ اس ڈھلوان راستے کو ریمپ (Ramp) کہتے ہیں۔ ریمپ کی وجہ سے پہیوں والی کرسی استعمال کرنے والے افراد کو عمارت کے اندر آنا ممکن ہوتا ہے۔ کچھ عمارتوں میں پہیوں والی کرسی استعمال کرنے والے افراد کے لیے مخصوص قسم کے بیت الخلا کی سہولت بھی ہوتی ہے۔

یہ سہولتیں اس لیے مہیا کی جاتی ہیں تاکہ مخصوص ضرورت رکھنے والے افراد کے روزمرہ کام آسانی سے انجام پائیں۔ لیکن یہ سہولتیں ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتیں۔ عوامی مقامات پر یہ سہولتیں ہوں یا نہ ہوں، مخصوص ضرورت رکھنے والے افراد سے ہم کو محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

نابینا افراد بریل طرزِ تحریر استعمال کر کے پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ اس طرزِ تحریر میں ہر حرف کے لیے کچھ نقطے ہوتے ہیں۔ کاغذ پر دباؤ ڈال کر مقررہ نقطوں کو ابھارا جاتا ہے۔ کاغذ پر ابھرے ہوئے ان نقطوں کو چھو کر نابینا افراد لکھا ہوا متن پڑھ سکتے ہیں۔ ہماری زبان میں ملنے والی تمام کتابیں بریل میں دستیاب نہیں ہیں۔ ہم ہماری پسندیدہ کہانی اپنے نابینا دوست یا سہیلی کو پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔



آئیے یہ کر کے دیکھیں



- تصویر میں دی ہوئی بریل تحریر کے نشانات استعمال کر کے اپنا نام لکھیے۔
- اشاروں کی زبان میں نشانات استعمال کر کے اپنے دوست/سہیلی کا نام کہیے۔

THE BRAILLE ALPHABET

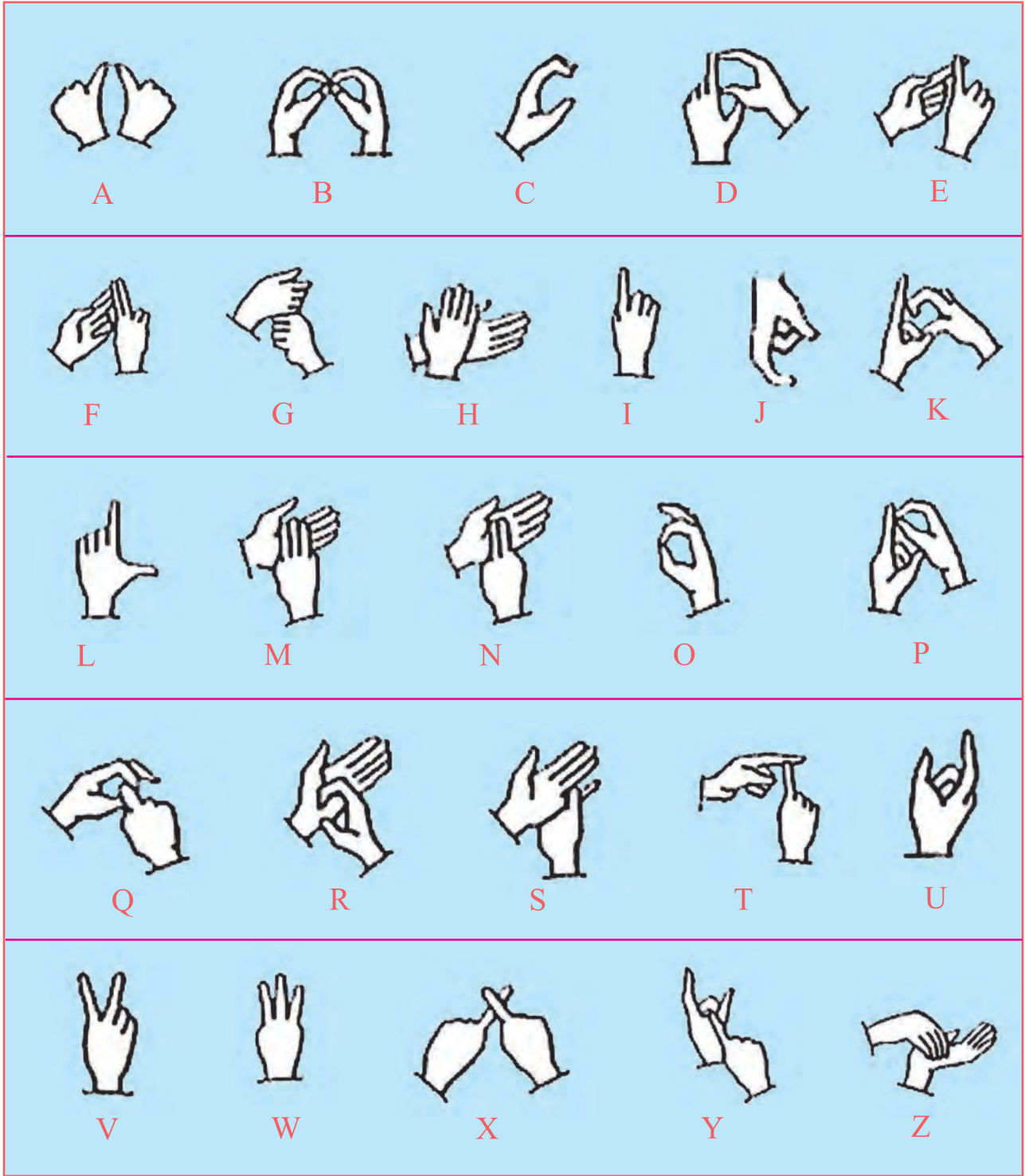
a	b	c	d	e	f	g	h	i	j	k	l	m

n	o	p	q	r	s	t	u	v	w	x	y	z

NUMBERS

											Literary Code
#	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	

بریل تحریر



اشاروں کی زبان

بہرے گونگے افراد کے لیے اشاروں کی زبان ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ انھیں کہنے والے کے ہونٹوں کی حرکت دیکھ کر بھی ہونٹی بات سمجھنے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ اگر ہم دھیرے اور واضح طور پر بولیں تو ان کو ہماری بات سمجھ میں آتی ہے۔ اگر ہم ان سے دھیرے دھیرے اور واضح طور پر بات کریں تو ان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ بہرے گونگے افراد کے لیے اشاروں کی زبان میں ٹی وی پر خبریں بھی نشر کی جاتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



- سدھا چندرن نامی خاتون بھارت ناٹیم کی ماہر رقاصہ ہیں۔ ایک حادثے میں ان کو اپنا پیر گنونا پڑا لیکن مصنوعی پیر لگا کر انھوں نے سخت پابندی سے رقص اور اداکاری جاری رکھی ہے۔
- رویندر جین نابینا ہیں۔ انھوں نے کئی فلموں اور ٹی وی سیریلوں میں موسیقی دی ہے۔ ان کی بہترین موسیقی کے لیے انھیں کئی اعزازات مل چکے ہیں۔
- شرد گانیکوڈ کا ایک ہاتھ کمزور تھا لیکن پیراکی (تیراکی) کے مقابلے میں انھوں نے اپنے ملک کا نام دنیا میں روشن کیا۔

ہم نے کیا سیکھا؟



- ✂ ہمارے خاندان اور علاقے کے افراد کی دقتیں سمجھنا، وقت پڑنے پر ان کی مدد کرنا حساسیت کہلاتا ہے۔
- ✂ ہمارے اطراف یا خاندان میں موجود ضعیف، مریض اور مخصوص ضرورتوں والے افراد کے ساتھ ہمیں محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔
- ✂ حساسیت کی وجہ سے ہم میں مدد کرنے کی خواہش بڑھتی ہے۔

مشق



(الف) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- (۱) دادی اور دادا کا واحد مشغلہ کیا ہوتا ہے؟
 - (۲) مریض کی دیکھ بھال کس کے مشورے کے مطابق کریں؟
- (ب) نیچے دیے ہوئے جملے صحیح ہیں یا غلط، لکھیے۔
- (۱) اونچی آواز میں ٹی وی یا گانے بجائے جائیں۔
 - (۲) بیماری دور کرنے کے لیے تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونک یا تنتر منتر وغیرہ پر انحصار کرنا چاہیے۔

(ج) غلط لفظ کاٹ دیجیے۔

- (۱) بہرے گونگے لوگ بریل تحریر/ اشاروں کی زبان استعمال کرتے ہیں۔
- (۲) سفید چھڑی/ پھیوں والی کرسی کی مدد سے نابینا افراد راستہ پار کرتے ہیں۔

سرگرمی

- نابیناؤں کے مدرسے میں جائیے۔ بریل تحریر کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- مخصوص ضرورت مند افراد کے لیے سرکاری منصوبے معلم کی مدد سے سمجھیے۔
- مخصوص ضرورت مند افراد کے لیے کام کرنے والی کسی تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔